ختم نبوت

کورس

موضوع

عقیدہ ختم نبوت

سبق نمبر 2

عنوان

ختم نبوت کا معنی مفہوم، ہمیت اسالیب قرآن کی روشنی میں

انوارِ ختم نبوت ٹرسٹ پاکستان

انٹرنیشنل ختم نبوۃ موومنٹ پاکستان

ختم نبوت کی اہمیت کا ایک اور انداز
ہر اہم موقع پر ختم نبوت کا تذکرہ

(1) حجۃ الوداع میں:

عن ابی امام:قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی خطبۃ یوم حجۃ الوداع ایھا الناس انہ لا نبی بعدی ولا امۃ بعدکم الا فاعبدو اربکم وصلوا خمسکم وصوموا شھر کم ودواز کوۃ بھا انفسکم واطیعوا ولاۃ امور کم تدخلوا جنۃ ربکم

(منتخب کنز العمال بر حاشیہ مسند احمد جلد 3 ص 391)

حضرت ابوامامہ سے مروی ہے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا یا رسول اللہ ﷺ نے اے لوگو! میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی نیا نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی نئی امت نہیں آگاہ رہو اپنے رب کی بندگی کرتے رہو اور پانچ فرض نمازیں پڑھتے رہو رمضان کے مہینے کے روزے رکھتے رہو اپنے مالوں کی زکوٰۃ خوش دلی سے دیتے رہو اپنے نیک امراء کی اطاعت کرتے رہو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(2) درود شریف میں تذکرہ ختم نبوت:

عن علی فی صیغ الصلاۃ النبی ﷺ خاتم النبیین و مام المرسلین۔ (رواہ قاضی عیاض فی الشفاء)

حضرت علی رضی اللہ سے درود شریف کی فضیلت میں یہ الفاظ منقول ہیں۔(**خاتم النبیین و امام المرسلین۔**)

(3) شب معراج میں ختم نبوت کا تذکرہ:

حدیث پاک میں ہے:

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (شب اسراء کے واقعہ کو مفصل ایک طویل حدیث میں) مرفوعاً بیان کیا ہے جس کا حسب ضرورت ایک حصہ ذکر کیا جاتا ہے۔فرشتوں نے حضرت

جبرئیل سے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کون ہے تو انہوں نے جواب دیا: یہ حضورﷺ ہیں اور یہ خاتم النبیین ہیں (اس کے بعد آپﷺ) اللہ تعالیٰ کی جانب سے مجھے ارشاد ہوا کہ میں نے تمہیں اپنا محبوب بنایا ہے اور تورات میں لکھا ہوا ہے کہ محمد اللہ کے محبوب ہیں اور ہم نے تمہیں مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے۔

اور آپ کی امت کو اولین اور آخرین بنایا اور آپ کی امت کو اس طرح رکھا کہ ان کے لیے کوئی خطبہ جائز نہیں جب تک کہ وہ خالص دل سے گواہی نہ دیں کہ آپ میرے بندے اور میرے رسول ہیں اور میں آپ کو با اعتبار اصل خلقت کے سب سے اول اور با اعتبار بعثت کے سب سے آخر بنایا ہے۔

کلمہ شہادت کی طرح عقیدہ ختم نبوت بھی ایمان کا جز ہے:

حضرت زید بن حارثہ اپنے ایمان لانے کا دلچسپ اور طویل واقعہ ذکر کرتے ہیں جس میں ہے کہ آخر میں مجھے میرا قبیلہ تلاش کرتے کرتے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا مجھے قبیلے والے کہنے لگے زید اٹھو ہمارے ساتھ چلو میں نے کہا کہ میں حضور (ﷺ) کے لیے تمام دنیا چھوڑ سکتا ہوں انہوں نے حضور سے کہا کہ اس لڑکے کو ہمارے ساتھ بھیج دو بدلے میں ہم آپ کو بہت سے اموال دیں گے۔ آپﷺ نے فرمایا: میں تم سے سوال کرتا ہوں کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ میں انبیاء کو ختم کرنے والا ہوں اور اُس کا رسول ہوں، میں اس کو تمہارے ساتھ بھیج دوں گا۔ (مستدرک حاکم)

سب سے پہلے

☆ سب سے پہلے محافظ ختم نبوت خدا کے بعد رسول اللہ اور ان کے بعد خلیفہ بلافصل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

☆ سب سے پہلے مجاہد ختم نبوت حضرت عبداللہ بن ثوب ابو مسلم خولانیؒ ہیں۔

☆ سب سے پہلے غازی ختم نبوت حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ ہیں۔

☆ سب سے پہلے شہید ختم نبوت حضرت حبیب بن زید انصاریؓ ہیں۔

☆ سب سے پہلے اسیر ختم نبوت حضرت عبدللہ بن وہب الاسلمی رضی اللہ عنہ ہیں۔

☆ عہد نبوت کی پہلی جنگ ختم نبوت کے سپہ سالار حضرت ضرار بن ازورؓ ہیں۔

☆ سب سے آخری بشارت جو حضورﷺ نے امت کو دی وہ فیروز دیلمیؓ کے ہاتھ نبوت کے دعویدار اسود عنسی کے قتل کی تھی۔

☆ سب سے پہلی بشارت جو امت کو خلافت کی نعمت ملنے کے بعد ملی وہ مدعی نبوت اسود عنسی کے قتل کی تھی۔

دفاعِ اسلام کے لیے جنگیں:

آنحضرتﷺ نے زمانۂ حیات میں اسلام کے تحفظ و دفاع کے لیے (غالبا 83 غزوات اور) جنگیں لڑی گئیں، ان میں شہید ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کل تعداد 259 (رحمۃ للعالمین۔ج:۲،ص:۲۱۳،از قاضی سلمان منصور پوریؒ)

اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ و دفاع کے لیے اسلام کی تاریخ میں پہلی جنگ جو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں مسیلمہ کذاب کے خلاف یمامہ کے میدان میں لڑی گئی، اس ایک جنگ میں شہید ہونے والے صحابہؓ اور تابعینؒ کی تعداد بارہ سو ہے (جن میں سات سو، قرآن مجید کے حافظ اور عالم اور ستر بدری صحابہؓ تھے)

(ختم نبوت کامل۔ص:۳۰۴،حصہ سوم از مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ)

رحمت عالمﷺ کی زندگی کی کل کمائی اور گراں قدر اثاثہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں، جن کی بڑی تعداد اعقیدہ کے تحفظ کے لیے جام شہادت نوش کرگئی۔اس سے ختم نبوت کے عقیدہ کی عظمت کا اندازہ ہوسکتا ہے۔

منصب ختم نبوت کا اعزاز:

قرآن مجید میں ذات باری تعالیٰ نے اپنے متعلق ’’رب العالمین‘‘ آنحضرتﷺ کی ذات اقدس کے لیے ’’رحمۃ للعالمین‘‘ قرآن مجید کے لیے ’’ذکر للعالمین‘‘ اور بیت اللہ شریف کے لیے ’’ھدی للعالمین‘‘ فرمایا گیا ہے، اس سے جہاں آنحضرتﷺ کی نبوت و رسالت کی آفاقیت و عالمگیریت ثابت ہوتی ہے وہاں آپ کی وصف ختم نبوت کا اختصاص بھی آپ کی ذات اقدس کے لیے ثابت ہوتا ہے، اس لیے کہ پہلے تمام انبیاء علیہم السلام اپنے اپنے علاقہ، مخصوص قوم

اورمخصوص وقت کے لیے تشریف لائے، جب آپ تشریف لائے تو حق تعالیٰ نے کل کائنات کو آپ کی نبوت ورسالت کے لیے ایک اکائی (ون یونٹ) بنادیا۔

جس طرح کل کائنات کے لیے اللہ تعالیٰ ''رب'' ہیں، اسی طرح کل کائنات کے لیے آنحضرت ﷺ ''نبی'' ہیں۔ یہ صرف اور صرف آپ کا اعزاز واختصاص ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے لیے جن چھ خصوصیات کا ذکر فرمایا، جو کہ حدیث میں نے خطبہ میں تلاوت کی تھی، ان میں یہ بھی ہے کہ:

وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ۔''

ترجمہ: ''میں تمام مخلوق کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا اور مجھ پر نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔

(مشکوٰۃ۔ص:۵۱۲،فضائل سید المرسلین، مسلم۔ج:۱،ص:۱۹۹، کتاب المساجد)

آنحضرت ﷺ آخری نبی ہیں، آپ ﷺ کی اُمت آخری اُمت ہے۔ آپ ﷺ کا قبلہ آخری قبلہ (بیت اللہ شریف) ہے، آپ ﷺ پر نازل شدہ کتاب ہے۔ یہ سب آپ ﷺ ک ذات کے ساتھ منصب ختم نبوت کے صدقے میں ملا۔ آپ ﷺ کی امت آخری اُمت قرار پائی۔

جیسا کہ ارشاد نبوی ہے:

اَنَا آخِرُ الْاَ نْبِیَاءِ وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ۔ (ابن ماجہ،ص:۲۹۷)

اسی طرح امام العصر علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں:

''وخاتم بودن آنحضرت (ﷺ) ازمیان انبیاء از بعض خصائص وکمالات مخصوسہ کمال ذاتی خداست''

(خاتم النبیین، فارسی۔ص:۶۰)

ترجمہ: اور انبیاء میں آنحضرت ﷺ کا خاتم ہونا، آپ ﷺ کے مخصوص فضائل وکمالات میں سے خود آپ ﷺ کا اپنا ذاتی کمال ہے۔''

(خاتم النبیین، اردو۔ص:۱۷۸)

عقیدہ ختم نبوت پر قرآن کا انداز بیان

اسلوب بیان ا:

قرآن کریم میں جہاں کہیں کسی نبی کی نبوت یا وحی کا ذکر آتا ہے وہاں صرف اور صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جو انبیاء ہوئے ہیں انہیں کی نبوت اور وحی کا ذکر ہے۔ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملے یا اس پر خدا کی وحی نازل ہو، اس کا ذکر کہیں نہیں ملتا، نہ اشارتاً نہ کنایتاً، حالانکہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کسی فرد بشر کو نبوت عطا کرنا مقصود ہوتا تو پہلے انبیاء کی بہ نسبت اس کا ذکر زیادہ لازمی اور ضروری تھا، کیونکہ پہلے انبیاء کرام اوران کی وحی تو گزر چکیں، امت مسلمہ کو تو سابقہ پڑتا تھا، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کی نبوتوں سے، مگران کا کسی جگہ بھی نام ونشان نہیں، بلکہ ختم نبوت کو قرآن مجید میں کھلے لفظوں میں بیان فرمانا اس بات کی صاف اور روشن دلیل ہے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخصیت کو نبوت یا رسالت عطا نہ کی جائے گی۔

توجہ فرمایئے، رب کریم کا ارشاد ہے:

ا۔ ”وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ۔“ (البقرہ:۴)

ترجمہ: ”اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اس پر کہ جو کچھ نازل ہوا تیری طرف اور اس پر کہ جو کچھ نازل ہوا تجھ سے پہلے اور آخرت کو وہ یقینی جانتے ہیں۔“

قرآن کریم میں دوسری جگہ رب کریم کا ارشاد ہے:

۲۔ ”قُلْ يَا اَهْلَ الْكِتَابِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّا اِلَّا اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ۔“ (مائدہ:۵۹)

ترجمہ: ”تو کہہ اے کتاب والو! کیا ضد ہے تم کو ہم سے مگر یہی کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو نازل ہوا ہم پر اور جو نازل ہو چکا ہے پہلے اور یہی کہ تم میں اکثر نافرمان ہیں۔“

اسی طرح سورۂ نساء آیت ۱۶۴، سورۂ زمر آیت ۶۵۔ ان تمام آیات میں اللہ تعالیٰ نے

ہمیں صرف ان کتابوں، الہاموں اور وحیوں کی اطلاع دی ہے اور ہم سے صرف ان ہی انبیاء کو ماننے کا تقاضا کیا ہے جو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گزر چکے ہیں اور بعد میں کسی نبی کی آمد کا ذکر نہیں کیا گیا۔

اسلوب بیان ۲:

اب چند وہ آیتیں بھی جن میں خدا تعالیٰ نے ماضی کے صیغہ میں انبیاء کا ذکر فرمایا ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت کا منصب جن لوگوں کو حاصل ہوتا تھا وہ ماضی میں حاصل ہو چکا ہے، اور انہی انبیاء کرام علیہم السلام کا ماننا داخل ایمان ہے، آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسی شخصیت نہیں جس کو نبوت بخشی جائے، اور جس کے ماننے کا ذکر کیا گیا ہو۔

۱۔ ”قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ۔“

ترجمہ: ”تم کہہ دو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو اُتارا ہم پر اور جو اُتارا ابراہیم پر۔“

۲۔ ”قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ“ (پارہ ۳ آل عمران ۸۴)

ترجمہ: ”تو کہہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو کچھ اُتارا ہم پر اور جو کچھ اُتارا ابراہیم پر۔“

۳۔ ”اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ۔“ (النساء: ۱۶۳)

ترجمہ: ”ہم نے وحی بھیجی تیری طرف جیسے وحی بھیجی نوح پر اور ان نبیوں پر جو اس کے بعد ہوئے اور وحی بھیجی ابراہیم پر اور اسماعیل پر۔“

ان تینوں آیات اور ان جیسی اور آیات میں اللہ تعالیٰ نے صرف گزشتہ انبیاء علیہم السلام اور ان پر وحی کا ذکر کیا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کی نبوت و رسالت کو کہیں صراحتاً و کنایتاً ذکر نہیں فرمایا، جس سے صاف ثابت ہو گیا کہ جن جن حضرات کو خلعت نبوت و رسالت سے نوازنا اور سرفراز کرنا مقدر تھا، پس وہ یہ اعزاز نبوت و رسالت حاصل کر چکے اور گزر گئے، اب آئندہ نبوت پر اختتام کی مہر لگ گئی اور بعد میں نبوت کی راہ کو ہمیشہ کے لیے مسدود کر دیا گیا ہے اور اب انبیاء کرام کے شمار میں کسی قسم کا اضافہ نہ ہو سکے گا۔

اسلوب بیان ۳:

اب آیئے مزید حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر قرآن کریم کے اسلوب کو آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جب دنیا پیدا ہوئی تو اس وقت حکم خداوندی حضرت آدم صفی اللہ کو ان الفاظ میں پہنچایا گیا:

۴۔ ”قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔“ (بقرہ:۳۸)

ترجمہ: ”ہم نے حکم دیا نیچے جاؤ یہاں سے تم سب، پھر اگر تم کو پہنچے میری طرف سے کوئی ہدایت تو جو چلا میری ہدایت پر، نہ خوف ہوگا ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔“

۵۔ ”قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّيْ هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى۔“

(طٰہٰ:۱۲۳)

ترجمہ: ”فرمایا اُترو یہاں سے، دونوں اکٹھے رہو، ایک دوسرے کے دشمن، پھر اگر پہنچے تم کو میری طرف سے ہدایت پھر جو چلا میری بتلائی راہ پر، سو نہ وہ بہکے گا اور نہ وہ تکلیف میں پڑے گا۔“

اسی مضمون کو الفاظ کی معمولی تبدیلی کے ساتھ دوسری جگہ بھی ذکر فرمایا گیا ہے، جس کو آج کل مرزائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کو جاری و ثابت کرنے کے لیے بالکل بے محل پیش کرتے ہیں، حالانکہ اس آیت کا تعلق حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے ہے نہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت دینے سے۔

توجہ فرمایئے، وہ آیت یہ ہے:

۶۔ ”يَا بَنِيْ آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔“

(الاعراف:۳۵)

ترجمہ: ”اے آدم کی اولاد! اگر آئیں تمہارے پاس رسول تم میں کے، کہ سنائیں تم کو میری

آیتیں، تو جو کوئی ڈرے اور نیکی پکڑے تو نہ خوف ہوگا ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔‘‘

ان آیتوں میں ابتدا آفرینش کا ذکر فرمایا جارہا ہے، اوران کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل اور نوع انسان کو حکم دیا کہ میں آدم سے نبوت کا سلسلہ شروع کرنا چاہتا ہوں اور آدم کے بعد انبیاء ورسل بکثرت ہوں گے اور لوگوں کے لیے ان کا اتباع کرنا ضروری ہوگا، اس جگہ رسل جمع کے صیغہ سے بیان فرمایا ہے اور انبیاء کی تحدید وتعیین نہیں کی، جس سے ثابت ہوا کہ آدم صفی اللہ کے بعد کافی تعداد میں انبیاء کرام مبعوث ہوں گے۔

بعد ازاں حضرت نوح وابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ آیا تو اس میں بھی یہی اعلان ہوا کہ ان کے بعد بھی بکثرت انبیاء کرام ہوں گے۔

جیسا کہ ارشاد ہے:

’’وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرَاهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ وَّكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ، ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰى آثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا۔‘‘

(الحدید:۲۶،۲۷)

ترجمہ: ’’اور ہم نے بھیجا نوح اور ابراہیم کو اور ٹھہرا دی دونوں کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب، پھر کوئی ان میں راہ پر ہے اور بہت ان میں نافرمان ہیں، پھر پیچھے بھیجے ان کے قدموں پر اپنے رسول۔‘‘

اس آیت کریمہ میں صاف فرمایا کہ حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہم السلام پر نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا، بلکہ ان کے بعد بھی کافی تعداد میں انبیاء کرام تشریف لائے اور یہاں بھی ’’رسل‘‘ کا لفظ فرمایا کوئی تحدید وتعیین نہیں فرمائی، علیٰ ہٰذا القیاس یہی سنت اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد رہی اور بعینہٖ یہی مضمون ذیل میں آیت میں صادر ہوا:

’’وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ۔‘‘ (بقرہ:۸۷)

ترجمہ: ’’اور بے شک دی ہم نے موسیٰ کو کتاب اور پے در پے بھیجے اس کے پیچھے رسول۔‘‘

معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی نبوت کا باب بند نہیں ہوا، اور ان کے بعد بھی انبیاء کرام بکثرت آتے رہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بالرسل کہہ کر بیان فرمایا ہے۔

اسلوب بیان۴:

لیکن جب حضرت مسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی باری آئی تو انہوں نے آکر دنیا کے سامنے یہ اعلام فرمایا کہ اب میرے بعد سلسلہ نبوت اس طرح کثرت سے اور غیر محدود نہیں ہوگا، جیسے پہلے انبیاء کرام کے بعد ہوتا چلا آیا ہے، بلکہ میرے زمانہ میں نبوت میں ایک طرح کا انقلاب ہوگیا ہے، یعنی بجائے اس کے کہ ''الرسل'' کے لفظ سے انبیاء علیہم السلام کی آمد کو بیان کیا جاتا، اب واحد کا لفظ ''برسول'' کہہ کر ارشاد فرمایا کہ اب صرف اور صرف ایک رسول تشریف لائیں گے، بجائے اس کے کہ حسب سابق غیر محدود اور غیر معین رسولوں کے آنے کا ذکر کیا جاتا، طریقہ بیان کو بدل کر صرف ایک رسول کے آنے کی اطلاع دی اور اس کے اسم مبارک (احمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی بھی تعیین فرمادی کہ کوئی شقی ازلی یہ دعویٰ نہ کرنے لگے کہ اس کا مصداق میں ہوں۔ (جیسے مرزا قادیانی کی اُمت یہ ہانک دیا کرتی ہے کہ بشارت احمد کا مصداق مرزا قادیانی ہے)

ارشاد ہوا:

اِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِىْٓ اِسْرَآئِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِىْ مِنْۢ بَعْدِى اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ۔'' (الصّف:۶)

ترجمہ: اور جب کہا مریم کے بیٹے عیسیٰ نے، اے بنی اسرائیل! میں بھیجا ہوا آیا ہوں اللہ کا تمہارے پاس، یقین کرنے والا اس پر جو مجھ سے آگے ہے توراۃ اور خوشخبری سنانے والا ایک رسول کی، جو آئے گا میرے بعد اس کا نام ہے احمد۔''

آنے والے نبی کا نام بتا کر تعیین بھی کردی اور کہا کہ اب میرے بعد ایک اور صرف ایک ہی رسول آئے گا جس کا نام نامی، اسم گرامی احمد ہوگا، جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ لِىْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَنَا الْمَاحِىَ الَّذِىْ يَمْحُو اللّٰهُ بِىَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِىْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِىَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِىْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِىٌّ۔ (متفق علیہ، مشکوٰۃ ص:۱۵)

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ میرے چند نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائیں گے اور میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اُٹھائے جائیں گے اور میں عاقب (سب کے بعد آنے والا) ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

اس حدیث پاک میں موجود دو نام حاشر اور عاقب حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر دلالت کرتے ہیں، چنانچہ انبیاء سابقین نے تو اپنے بعد کے زمانہ میں بصیغہ جمع کئی رسولوں کی آمد کی خوشخبری دی تھی، مگر حضرت مسیح نے صرف ایک رسول احمد ﷺ کی ہی بشارت کی خوشخبری دی اور جب وہ رسول خاتم الانبیاء والمرسلین تشریف فرما ہوئے تو خدا نے ساری دنیا کے سامنے اعلان فرما دیا کہ اب وہ رسول کریم ﷺ جس کی طرف نگاہیں تاک رہی تھیں وہ تشریف فرما ہو گیا ہے، وہ خاتم النبیین ہے اور اس کے بعد کوئی نیا شخص نبوت کے اعزاز سے نہیں نوازا جائے گا بلکہ وہ نبوت کی ایسی اینٹ ہے جس کے بعد نبوت کے دروازہ کو بند فرما دیا گیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔

ترجمہ: محمد (ﷺ) تم مردوں میں سے کسی کے والد نہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔

آنحضرت ﷺ جن کی آمد کی اطلاع حضرت مسیح نے دی تھی، وہ آچکے اور آکر نبوت پر مہر کر دی، اب آپ کے بعد دنیا میں کوئی ایسی ہستی نہیں ہو گی جس کو نبوت کے خطاب سے نوازا جائے اور انبیاء کرام کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ قرآن کا یہ طریقہ بیان نبوت کے سلسلہ کی ان کریوں کا اجمالی نقشہ تھا کہ جو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر حضرت محمد ﷺ پر ختم ہو گیا۔

اسلوب ۵:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ آنحضرت ﷺ تمام انبیاء کرام کے بعد

تشریف فرما ہوئے ہیں، آپ کے بعد اب کسی کو نبوت سے نوازا جائے گا، جیسا کہ ارشاد ہے:

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ۔" (آل عمران:۸۱)

ترجمہ: اور جب لیا اللہ نے عہد نبیوں سے کہ جو کچھ میں نے تم کو دیا کتاب اور علم پھر آوے تمہارے پاس کوئی رسول کہ سچا بتا دے تمہارے پاس والی کتاب کو تو اس رسول پر ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کرو گے۔

اس جگہ متعین کر دیا گیا کہ آنحضرت ﷺ تمام انبیاء کے بعد آئیں گے، آپ ﷺ کے بعد کسی اور کے سر اقدس پر تاج نبوت نہیں سجایا جائے گا۔ اسی آیت کو مرزا قادیانی نے نقل کر کے اس کے بعد تحریر کیا ہے کہ اس آیت میں "ثم جاء کم رسول" سے مراد آنحضرت ﷺ ہیں۔

(حوالہ کے لیے دیکھیں حقیقت الوحی، روحانی خزائن، ص:۱۳۳، ج:۲۲)

قارئین محترم! قرآن مجید کو اول سے آخر تک پڑھیں، آپ کو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے سلسلۂ نبوت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع کیا اور آنحضرت ﷺ پر ختم کر دیا۔ خود مرزا قادیانی بھی اس کا اقراری ہے، چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ:

"سیدنا ومولانا محمد ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں، میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب محمد مصطفیٰ رسول اللہ ﷺ پر ختم ہوگئی۔

(مجموعہ اشتہارات، ص:۲۳۰، ج:۱)

اب تک جو آیات مبارکہ میں نے آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں اور ان سے حضور سرور کائنات ﷺ کی ختم نبوت کا مسئلہ ثابت کیا ہے، اس کے علاوہ ایک ایسی آیت پر بھی غور فرمائیں جو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کی ضرورت کو ہی سرے سے ختم کر دیتی ہے اور ایسی فلاسفی بتاتی ہے کہ جس پر یقین کر کے ہر مومن مطمئن ہو جاتا ہے کہ اب آئندہ کسی کو نبوت نہیں ملے گی اور نہ ہی اس کی ضرورت باقی ہے۔

ارشادربانی ہے:

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ (المائدہ:۳)

ترجمہ: آج میں پورا کر چکا تمہارے دین اور پورا کیا تم پر میں نے اپنا احسان اور پسند کیا تمہارے واسطے اسلام کو دین۔

اس ارشاد خداوندی نے بتلادیا کہ دین کے تمام محاسن کامل اور مکمل ہو چکے ہیں، آج کے بعد کسی کو نبی ماننے کی بھی ضرورت نہیں رہی۔ جیسا کہ حدیث پاک میں جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

بے شک نبوت ورسالت منقطع ہو چکی ہے، اب میرے بعد نہ کوئی نیا نبی ہے اور نہ رسول۔

رب کریم ہم سب مسلمانوں کو تعلیمات اسلامیہ پر صدق دل سے عمل کی توفیق نصیب فرمائے اور حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کی حفاظت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

وآخر الدعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

مشق نمبر 2

(1) حضور ﷺ کے زمانے میں کتنی جنگیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے لڑیں اور ان میں تعداد شہداء کی کتنی ہے اور تحفظ ختم نبوت کے لیے لڑی جانے والی جنگ میں تعداد شہدا کی کتنی ہے۔

(2) حضور ﷺ کی چھ خصوصیات میں سے کونسی دو خصوصیات واضح طور پر عقیدہ ختم نبوت پر دلالت کرتی ہیں۔

(3) عالم برزخ میں کن الفاظ کے ساتھ عقیدہ ختم نبوت کا تذکرہ ہے۔

(4) اسلوب نمبر پانچ کیا ہے؟ وضاحت کریں۔

(5) عقیدہ ختم نبوت کا معنی اور قرآن احادیث میں کتنی مرتبہ اس کا تذکرہ ہے۔ رقم کریں۔